مصنف نے جیلانی کے افسانوں اور صحافتی تحریروں کا عمدہ تعارف کرایا ہے۔ آخری باب میں جیلانی کی ایک تلخیص کتاب (صبح سمرقند) اور پس مرگ شائع شدہ مجموعے (بہار کے پہلے پھول) پر تبصرہ کیا ہے۔ جیلانی نے ایک پادری کارلوسانیگو کی کتاب کا ترجمہ بھی کیا تھا ("ماؤزے تنگ کے دیس میں" مکتبہ چراغ راہ' کراچی)۔ زیر نظر کتاب کو پڑھتے ہوئے شدت سے احساس ہوتا ہے کہ جیلانی کے ادبی سرمائے کا زیادہ وسیع اور گہرا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے' اور یہ بھی کہ مرحوم کی باقی ماندہ تحریروں کو تلاش کر کے مدون و شائع کرایا جائے' خصوصاً ان کے خطوط کو جمع و مرتب کر دیا جائے تو یہ مجموعہ' جیلانی کی دانش ورانہ ذہانت اور ادبی و تنقیدی ذہن کا بڑا عمدہ نمونہ ہو گا۔ اعجاز احمد فاروقی نے تقریظ میں بالکل صحیح کہا ہے: "جیلانی کا ادبی مرتبہ و مقام اور کانٹری بیوشن تو آنکھ اوجھل' پہاڑ اوجھل ہو گیا اور اس کی دریافت ثانی کسی فرہاد کوہ کن کی سی محنت اور لگن چاہتی ہے"۔

ڈاکٹر تصدق حسین راجا کی یہ کاوش اس اعتبار سے قابل ستایش ہے کہ انھوں نے یہ کتاب محض اپنے ذوق و شوق سے تالیف کی ہے۔ امید واثق ہے یہ' جیلانی بی اے کے تعارف کا بہت اچھا ذریعہ ثابت ہو گی (ر-ہ)

روحِ انقلاب' صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی۔ ناشر: اتحاد فاؤنڈیشن' لاہور۔ صفحات: ۲۲۸۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات و جرائد میں شائع شدہ ان مضامین کو کتابی صورت میں اس لیے یک جا کیا گیا ہے کہ ان سب میں کسی نہ کسی حوالے سے "انقلاب" کا تذکرہ ہے۔ ابتدا میں بعض مقامات پر محسوس ہوتا ہے کہ مصنف (یا مقرر) "انقلاب برائے انقلاب" کی بات کر رہے ہیں لیکن آگے چل کر بہ تکرار اسلامی انقلاب کا تذکرہ آتا ہے۔ اسلام کے نام پر روا رکھے جانے والے' کسی بھی قسم کے' استحصال کے خلاف خورشید گیلانی صاحب ننگی تلوار بنے نظر آتے ہیں۔ مصنف اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بعض سنجیدہ حلقے بھی "اصلاح کے بجائے انقلاب" کی حمایت کو ایک جذباتی اور ناپختہ رویہ قرار دیتے ہیں' مگر مصنف کے خیال میں یہ محض ایک غلط فہمی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں: "وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو انقلاب کو تشدد اور انارکی کا ہم معنی لفظ قرار دیتے ہیں' بلکہ ہمارے نزدیک وہ انقلاب ابھی خام اور ناپختہ ہے جو صرف خونی دروازے سے برآمد ہو" (ص ۴۵)۔ ان کے خیال میں جو انقلاب: "پرانی اقدار کو شکست و ریخت سے دوچار تو کر دے لیکن معاشرے کو نئی اقدار نہ دے سکے' وہ یک رخا انقلاب ہے"۔ وہ اس بات کی بھرپور وکالت کرتے ہیں کہ جامع اور "متوازن انقلاب" صرف اسلامی انقلاب تھا' اس سلسلے میں وہ نبیؐ اور دیگر انبیا کی انقلابی کاوشوں کا تفصیلاً ذکر کرتے ہیں۔ بہرحال یہ ایک علمی بحث ہے جو کتاب کے آخر